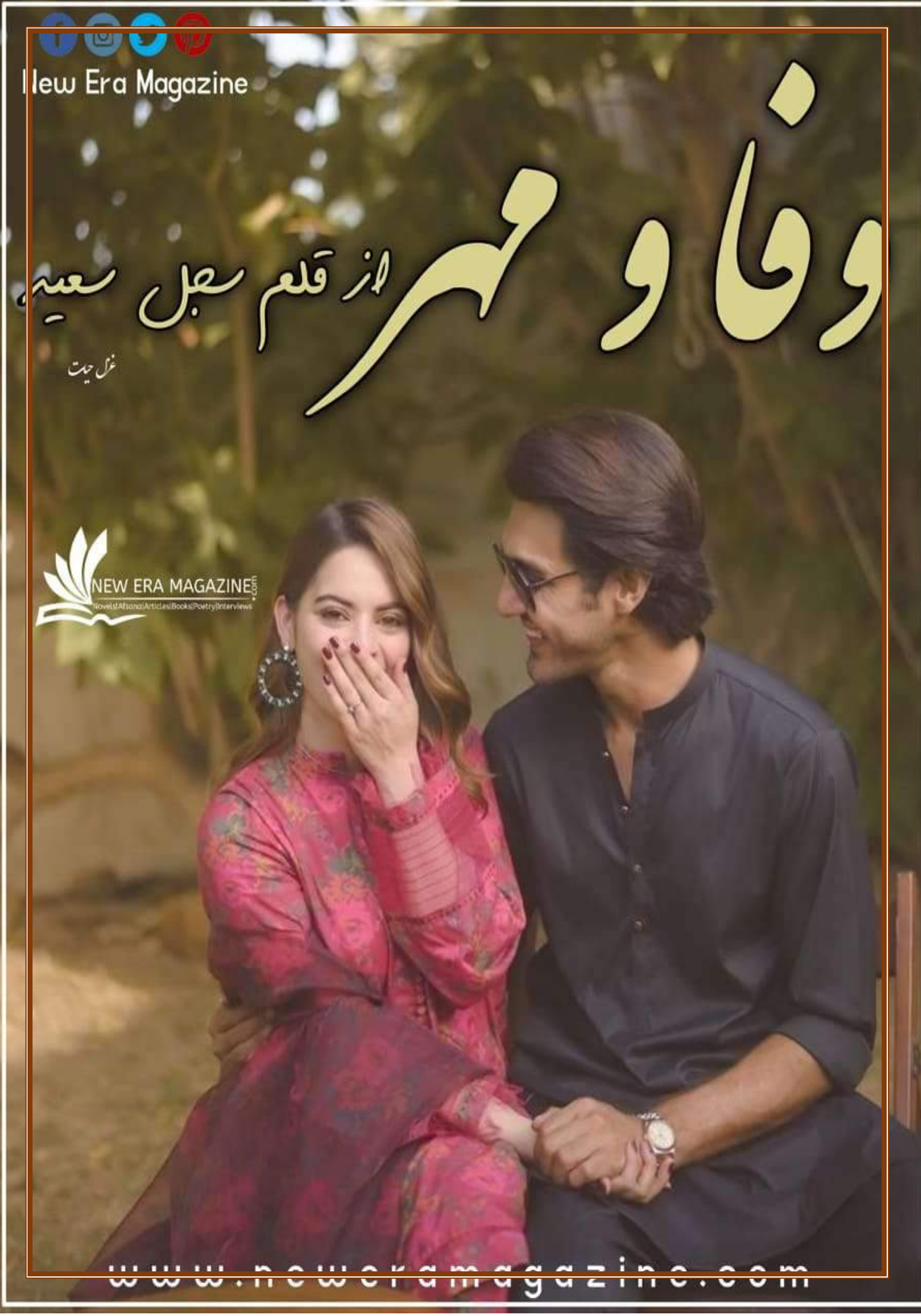
New Era Magazine
وفا و مہر
از قلم سجل سعیہ
غزل حیات
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

وفاومہر

از سجل سعید

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سرخ جوڑے میں دلہن بنی وہ اپنے کچھ گھنٹے پہلے بنے مجازی خدا کا انتظار کر رہی تھی..

جسے وہ نام سے زیادہ جانتی بھی نہ تھی۔

ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے 'ہاتھ گود میں رکھے وہ اپنے آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی..

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

آنے والا کچھ زیادہ جلدی میں تھا 'جو کمرے میں آتے ہی ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ دوبارہ نمودار ہوا 'ہاتھ میں ہینڈ کیری تھا 'جسے وہی چھوڑ کر وہ بیڈ کی جانب آیا۔

"ایک ایمرجنسی کے سلسلے میں مجھے لاہور جانا پڑ رہا ہے 'دو سے تین دن لگ سکتے ہیں..

آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو ملازمہ سے کہہ دیجئیے گا'

اور اگر آپ کو اپنے میکے جانا ہوا تو ڈرائیور بھی موجود ہے۔۔

اس گھر میں آپ کو کسی قسم کا مسئلہ نہیں ہو گا" سنجیدہ سی آواز میں اس نے اپنا مدعا بیان کیا۔

وہ ہنوز سر جھکائے اسکو سن رہی تھی۔

پھر والٹ سے چند نوٹ نکال کر بیڈ سائیڈ پر رکھے۔۔

"یہ کچھ پیسے ہیں'ضرورت پڑ سکتی ہے"اپنی بات مکمل کرکے وہ مڑا'ہینڈ کیری پکڑا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

اسکے جانے کے بعد'دعا'نے سر اٹھایا۔۔

ہاتھ بڑھا کر دراز کھولا اور اسکے رکھے پیسوں کو دراز میں ڈال دیا۔

اپنا لہنگا سنبھالتی اٹھی'ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوتے خود کو جیولری کے بوجھ سے آزاد کیا'وارڈروب سے ہلکا پھلکا سا سوٹ لے کر واش روم میں گھس گئی۔

فریش ہونے کے بعد ساری چیزوں کو انکی جگہ پر رکھا اور بیڈ پر دراز ہو گئی۔

وقت اتنی جلدی بدلے گا'اسکے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔

وہ بہت چھوٹی تھی جب اسکے ماں باپ ایک حادثے میں گزر گئے۔تب اکلوتی خالہ نے اسکواپنی آغوش میں لے لیا۔

خالہ کی کسی دوست کی بیٹی کی شادی تھی جس میں خالہ نے اسکو بھی زبردستی گھسیٹ لیا۔

فنکشن کے دوران 'اشعر احمد' کی بہن کو وہ پسند آگئی۔جو خاص آسٹریلیاء سے اپنے اکلوتے بھائی کے رشتہ مشن کے لیے آئی تھیں۔

کچھ دن بعد رشتے کے ساتھ نوارد بھی ہو گئیں۔

رشتہ ہر حساب سے بہترین تھا'کھاتا پیتا گھرانہ،چھوٹی سی فیملی'وجاہت سے بھرپور اشعر احمد۔

اعتراض بس اس بات پر ہوا کہ اشعر شادی شدہ اور ایک بچے کا باپ تھا،بیوی کی سات ماہ پہلے وفات ہوئی تھی۔

حناء آپا نے انکا یہ اعتراض بھی دور کر دیا کہ یہ شادی وہ صرف اپنے بھائی کے لیے کروانا

چاھتی ہیں، کیونکہ انکے پیچھے وہ بلکل تنہا ہے۔۔بچے کی دیکھ بھال کے لیے نینی موجود ہے،دعا پہ بچے کی کوئی زمہ داری نہ ہو گی۔

دعا کی مرضی پوچھی گئی تو اس نے سارا معاملہ خالہ اور خالو کے سپرد کر دیا، بچپن سے پالا تھا تو اسکے فیصلوں کا حق بھی انہی کو ہونا چاہیئے تھا۔

بس پھر جھٹ رشتہ اور پٹ بیاہ والا کام ہوا۔

بیڈ پہ لیٹی وہ گزرے حالات پر نظرثانی کر رہی تھی۔۔

اتنا تو اسے اندازہ تھا کہ یہ شادی سراسر حناء آپا کی خواہش تھی، مگر شادی کی پہلی ہی رات چند گھنٹوں کی دلہن کو چھوڑ کر جانا اسے بلکل بھی نہ بھایا تھا۔

حناء آپا تو رخصتی کے تھوڑی دیر بعد ہی اپنے بھائی کا خیال رکھنے اور ایسی بہت سی نصیحتیں کرتیں آسٹریلیاء کو روانہ ہو چکی تھیں کیونکہ وہ اپنے دو بچے پیچھے چھوڑ کر آئی تھیں۔

یونہی سوچتے سوچتے اسکی آنکھ لگ گئی۔

فجر کے وقت اسکی آنکھ کھلی۔

نمازاور تسبیح کر کے وہ دوبارہ سو گئی۔

دوبارہ اسکی آنکھ کھلی تودن کے بارہ بج رہے تھے، پیٹ میں الگ چوہے ناچ رہے تھے۔

فریش ہوکر وہ کمرے سے نکلی اور سیڑھیاں اترتی لاؤنج میں پہنچی۔

ایک نظر پورے گھر کو دیکھتے اس نے دل ہی دل میں گھر کی خوبصورتی اور نفاست کو سراہا تھا۔

کچن سے نکلتی ملازمہ نے نئی نویلی دلہن کو دیکھا تو دوڑ کر دعا کے پاس آئی۔

"السلام علیکم بیگم صاحبہ "ملازمہ نے مؤدبانہ اور خوشگوار انداز میں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام "دعا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ناشتے میں کیا لیں گی بیگم صاحبہ "ملازمہ نے پوچھا۔

"بریڈ کے ساتھ فل فرائیڈ ایگ اور چائے"

"آپ بیٹھیں جی میں ابھی آپ کا ناشتہ لائی" ملازمہ کہتے کچن کی طرف چل دی۔۔

وہ ابھی ناشتہ کرنے میں مصروف تھی جب اسے بچے کے رونے کی آواز آئی۔

آواز سنتے ہی وہ چونکی تھی۔۔

خالہ نے اشعر کے بچے کا ذکر کیا تھا، شادی اور پھر اشعر کے رفو چکر ہونے کے چکر میں وہ بچے کو تو بلکل فراموش کر چکی تھی۔۔

"یہ بچہ کس کا رو رہا ہے؟" اس نے تحقیق کے طور پہ ملازمہ سے پوچھا۔

"جی اشعر صاحب کا بیٹا ہے" دعا نے اس وقت ملازمہ کے چہرے پہ واضح ہمدردی دیکھی تھی۔۔

ناشتہ وہیں چھوڑ کر وہ آواز کے تعاقب میں چل دی۔۔

جس کمرے کے دروازے کے آگے وہ رُکی وہ اسکے اور اشعر کے کمرے سے ایک کمرہ چھوڑ کر تھا۔۔

ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو اندر کا منظر دیکھ کر اسے بیک وقت خیرت اور غصہ آیا تھا۔

کمرے کے وسط میں پڑے بے بی کارٹ میں ایک بے حد خوبصورت اور صحت مند بچہ

زارو قطار رو رہا تھا،

جبکہ اسکی گورننس بیڈ پہ آڑی ترچھی لیٹی، کانوں میں ہیڈ فونز لگائے موسیقی کا شغل فرما

رہی تھیں۔۔

آگے بڑھتے دعا نے بے بی کارٹ سے بچے کو اپنے بازؤں میں لیا۔ غالباً وہ سونے کے

لئے کندھے کی تلاش میں تھا،

دعا کے ساتھ لگتے ہی اس نے خاموش ہوتے آنکھیں موندلیں۔۔

نینی ہنوز اپنی سابقہ پوزیشن میں لیٹی تھی۔

دعا اب بچے کو ساتھ لگائے نینی کے فارغ ہونے کے انتظار میں تھی۔

بلا آخر اس نے کروٹ بدلی تو سامنے اپنی نئی بیگم صاحبہ اور انکے ہاتھ میں بے بی کو دیکھتے

بجلی سی تیزی سے اٹھی۔۔

"س۔ سوری میم وہ میں بس ابھی۔۔۔" خود کو کلئیر کرتے وہ بری طرح جزبز ہوئی

تھی۔۔

دعا سنجیدگی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ ملاحظہ فرماتی رہی، پھر چند ثانیے کے بعد بولی۔۔

"بہتر یہی ہو گا کہ جس کام کے لئے آپ کو رکھا گیا ہے آپ اسکو اچھے سے سرانجام دیں، آپ کی تفریح کی وجہ سے بچہ رو رو کر ہلکان ہو گیا لیکن آپ کو آواز تک نہ پہنچی۔۔"

سنجیدہ لہجے میں نینی کو ٹوکتے دعا نے بچے کو کارٹ میں لٹایا اور اس پر کمبل درست کیا۔۔

نینی شرمندگی کے مارے سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

"بے بی کا نام کیا ہے" بچے کو دیکھتے دعا نے نینی سے پوچھا۔۔

"ج_جی میم علی شیر نام ہے"

پھولے پھولے گالوں والے سرخ و سفید، گول مٹول سے علی شیر پر دعا کو بے حد ترس آیا تھا۔۔اسکی ماں زندہ ہوتی تو یہ شہزادوں سا بچہ نینی کی لاپرواہی کا شکار نہ ہو رہا ہوتا۔۔

دعا کو اس وقت اشعر پہ بھی تپ چڑھی تھی جس نے بنا دیکھے بھالے اپنا بیٹا لاپرواہ نینی کے حوالے کیا ہوا تھا۔۔

ایک سنجیدہ سی نظر نینی پہ ڈالتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اسکے جاتے ہی نینی نے سکھ کا سانس لیا۔۔آج تک اشعر کی غیر موجودگی میں وہ اپنی مرضی کرتی آئی تھی پر جیسے ہی اشعر کے آنے کا وقت ہوتا، اس قدر پروفیشنل انداز اپنایا جاتا کہ علی شیر بھی حیران ہو جاتا ہو گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارا دن وہ بھولائی بھولائی سی سارے گھر میں گھومتی رہی۔۔

نظریں بار بار علی شیر کے کمرے کی جانب اٹھ رہی تھیں، پر وہاں جانے کے ہمت نہ کر پائی۔۔

خیرت کی بات تھی کہ ایک دفعہ بھی نینی اسکو باہر نہ لے کر آئی تھی، یا شائد آج کی جھاڑ کی وجہ سے وہ سامنے نہ آنا چاھتی تھی۔۔

دل بار بار اسکی طرف ہمک رہا تھا، جانے کیا کر رہا ہو گا، نینی پھر سے لاپرواہی نہ برت

رہی ہو۔۔

کئی سوچیں اسکے دماغ میں گردش کر رہی تھیں جنکو تھپک کر اس نے سلانے کی کوشش کی۔۔

بیڈ پہ لیٹے کروٹ بدل بدل کر وہ تھک چکی تھی، پر نیند تو جیسے کوسوں دور تھی۔۔

شال سنبھالتے اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

دبے پاؤں چلتے وہ ایک کمرہ چھوڑ کر دوسرے کمرے کے دروازے تک پہنچی۔۔

بنا آواز کئے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔

لیمپ کی روشنی میں وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ تک پہنچی۔۔۔

علی شیر دونوں ہاتھ منہ میں ڈالے، اپنی پوری آنکھیں کھولے چھت کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا جبکہ نینی صاحبہ اسکی طرف پیٹھ کئے خراٹے بھر رہی تھیں۔۔

دعا کو ایک دفعہ پھر سخت تاؤ چڑھا تھا۔۔خود پہ ضبط کرتے اس نے علی شیر کو اٹھا کر کندھے سے لگایا اور دوسرے ہاتھ سے اسکے دودھ بنانے والی اشیاء کی باسکٹ پکڑی اور آہستہ سے دروازہ بند کر کے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

اپنے کمرے میں آکر علی شیر کو بیڈ پر لٹایا اور باسکٹ سے دودھ کا ڈبہ، تھرماس اور فیڈر نکال کر ٹیبل پر رکھا۔

دودھ کے ڈبے پر لکھی ہدایت کے مطابق دودھ بنایا اور چیزیں سمیٹتی وہ علی شیر کو گود میں لیتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

علی شیر فیڈر پیتے اپنی بڑی بڑی گرے آنکھیں کھولے دعا کو دیکھ رہا تھا، جواباً دعا بھی اسے دیکھ کر مسکراتی رہی۔۔

فیڈر پینے کے دوران ہی وہ سو چکا تھا، دعا نے فیڈر اسکے منہ سے نکال کر بیڈ سائیڈ پر رکھا

اور احتیاط سے اسکو لٹاتی خود بھی دراز ہو گئی۔۔

اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش کو دیکھتی وہ کئی دفعہ دل ہی دل میں ماشااللہ بول چکی تھی۔۔

ایک عجیب سی اٹریکشن تھی،جب سے اسکو روتے دیکھا تھا دعا سارا وقت بے چین رہی،اب بھی نیند نہ آنے کی وجہ بھی وہی تھا۔۔

اسکے ماتھے پہ پیار دیتے آرام سے اپنے بازؤں میں لیا،ایک سکون سا تھا جو اسکو اپنے اندر اترتا محسوس ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے دل سے ایک فیصلہ کرتی وہ آنکھیں موند چکی تھی۔۔

صبح ہوتے ہی اس نے نینی کی عدالت لگائی تھی۔۔

"سونیا صاحبہ آپکا بہت شکریہ اب تک آپ نے شیر کا خیال رکھا' لیکن اب میرے خیال میں آپ کی ضرورت نہیں رہی اسلئے آپ کی طرف جتنا بھی حساب بنتا ہے مجھے بتادیں" سنجیدہ سے لہجے میں بولتی وہ نینی کی آنکھیں کھول چکی تھی۔۔

"لیکن میم میں نے کیا کیا ہے، اگر آپ کل کی بات پہ غصہ ہیں تو میں معافی چاہتی ہوں آئندہ میں خیال رکھوں گی' پلیز آپ مجھے جاب سے نہ نکالیں" نینی نے التجائی لہجہ اپنایا تھا۔۔

"کل کی کوئی بات ہی نہیں ہے مس سونیا اب شیر کو آپ کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔اسکی ماں آچکی ہے اب" بازو سینے سے لپیٹے، نینی کو دیکھتے اعتماد سے گویا ہوئی۔

نینی کا منہ تو ماں کے نام پر کھلا تھا اسکی اطلاع کے مطابق تو دعا صرف اشعر کی وائف کے طور پہ آئی تھی۔۔

"مجھے سر اشعر نے جاب پہ رکھا تھا' انکی غیر موجودگی میں کہیں نہیں جاؤں گی" سونیا کا ضدی انداز دیکھ کر دعا کی حیرانگی تو دیدنی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Episodes|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مس سونیا آپ کو یاد نہیں تو میں کروادیتی ہوں کہ میں مسز اشعر احمد ہوں اور میری کسی بھی بات پہ انکو کسی قسم کا اعتراض نہ ہو گا"۔۔اف بلا کا اعتماد تھا' اشعر سن لیتا تو یقینا شاک میں آجاتا۔۔

اور پھر اگلے آدھے گھنٹے میں اس نے اشعر کے دیے پیسوں سے نینی کا حساب کیا اور اسکو چلتا کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے لاہور آئے دو دن ہو چکے تھے،دو دن تو میٹنگز کے چکر میں اسے خود کا ہوش بھی نہ رہا۔۔

اس وقت ہوٹل کے روم میں بیٹھا وہ اپنی بیوی جسے پہلے دن وہ چھوڑ آیا تھا کے بارے میں سوچ رہا تھا'

تھوڑا بہت افسوس ہوا لیکن یہاں آنا بھی ضروری تھا۔۔

جلدی میں وہ اپنے بیٹے کو بھی نہ دیکھ سکا جواب اسے یاد آرہا تھا۔۔

زارا اشعر کی چچازاد تھی، بڑوں کی مرضی سے شادی ہوئی جسے دونوں نے نبھایا تھا۔۔

ایک سال کے عرصے میں وہ بہت اچھی بیوی ثابت ہوئی تھی لیکن بدقسمتی سے اچھی ماں بننے کا موقع قدرت نے اسکو نہ دیا تھا۔۔

علی شیر کی پیدائش کے دوران بی پی شوٹ کر جانے سے وہ اپنے بیٹے کو دیکھے بغیر خالقِ حقیقی سے جاملی۔۔

اشعر اسکے جانے کے بعد بلکل تنہا ہو چکا تھا۔۔

شروع شروع میں اس نے علی شیر کو خود سے الگ نہ کیا تھا وہ اسکی دیکھ بھال خود کرتا لیکن وہ آفس چھوڑ کر گھر بھی نہ بیٹھ سکتا تھا۔۔

حناء آپا نے شادی کے لئے بہت فورس کیا پر اسکا ایک ہی ڈر تھا کہ جانے آنے والی اسکے

بیٹے کے ساتھ کیسا سلوک کرے۔۔

علی شیر کے لئے نینی کا انتظام کیا گیا۔۔

دن میں نینی اسکی دیکھ بھال کرتی' شام میں سونے تک وہ اشعر کے پاس رہتا۔۔

حناء آپا سے اپنے بھائی کی تنہائی برداشت نہ ہو رہی تھی تبھی اشعر کے نہ نہ کرنے کے باوجود انہوں نے اسے اس رشتے میں باندھ ہی دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا کی طرف خالہ کی کال آئی تھی' اللہ نے انکو اپنے گھر مہمان بننا نصیب فرمایا تھا' کل شام کی فلائٹ سے وہ اور خالو عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔۔

دعا نے علی شیر کو ساتھ لیا اور ڈرائیور کے ساتھ خالہ کی طرف چل دی۔۔

"تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے دعا لیکن اب تمہیں پورے دل سے اپنی زمہ داری نبھانا

ہو گی" خالہ نے دعا کی بات سنتے اسے سراہا تھا۔۔

"آپ اللہ کے گھر جا کر میرے حق میں دعا کیجئے گا خالہ کہ وہ مجھے ثابت قدم رکھے" انکا ہاتھ پکڑے وہ ان سے کہہ رہی تھی۔۔

"انشااللہ" خالہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور دعا کی گود میں بیٹھے شیر کے ماتھے پر بوسہ دیا جواب نیند میں جانے کی تیاریوں میں تھا۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

علی شیر کی ساری زمہ داری دعا نے اپنے اوپر لے لی تھی۔۔

ملازمہ کے ساتھ مل کر شیر کی وارڈروب بھی اپنے کمرے میں سیٹ کر دی۔۔

دعا نے نوٹ کیا تھا کہ وہ بلکل بھی تنگ نہ کرتا تھا جہاں بیٹھا یا جائے، وہاں بیٹھا سب کو دیکھتا رہتا البتہ دعا کے ساتھ وہ کافی مانوس ہو چکا تھا'

اسکے ساتھ وہ ہر وقت کھلکھلاتا ہوا ہی پایا جاتا گو یا نینی کو نکالنے کا فیصلہ اسے بھی پسند آیا تھا۔۔

یہ نینی کی مہربانی تھی کہ سات ماہ کا بچہ ابھی تک صرف دودھ پر ہی تھا' دعا نے پہلی فرصت میں لسٹ بنا کر ڈرائیور سے سارا سامان منگوایا جس میں سریلیک, دلیہ اور ایسی بہت سی نرم غذائیں تھیں۔۔

وہ شیر کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتی' اسکے استعمال کی ہر چیز اپنے ہاتھوں سے دھوتی۔۔

دعا کو بے حد خوشی ہوئی جب شیر نے پہلی دفعہ میں سریلیک آرام سے کھالیا' اسے خود میں بھینچتے خوب پیار کیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج چار دن کے بعد اسکی واپسی ہوئی تھی،لاؤنج میں قدم رکھتے وہ رکا،سامنے کا منظر اسکے لیے حیران کن تھا۔۔

دعا صوفے پہ بیٹھی تھی جبکہ شیر اسکی گود میں بیٹھا خوب کھلکھلا رہا تھا۔۔

اپنی خیرت پہ قابو پاتا وہ آگے بڑھا۔۔

"اسلام علیکم" انکے قریب جاتے اشعر نے سلام کیا۔۔

آواز پہ وہ ٹھٹک کے مڑی تھی پھر شیر کو اٹھائے کھڑی ہوئی۔۔

"وعلیکم السلام" شیر نے اشعر کو دیکھتے خوب زور و شور سے اپنے بازو وا کئے تھے، صاف واضح تھا کہ وہ اپنے باپ کے پاس جانا چاھتا ہے۔۔

اشعر مسکراتے اسکی جانب بڑھا اور دعا سے لے کر اسے اٹھاتے صوفے پہ لیٹے کے انداز سے بیٹھ گیا۔۔

دعا انکو ایک نظر دیکھتے کچن کی جانب چل دی، چند لمحوں بعد ہاتھ میں چھوٹی ٹرے میں پانی کا گلاس پکڑے انکی جانب بڑھی۔۔

"پانی" ٹرے آگے کرتے اسے مخاطب کیا۔۔

ایک نظر اسکو دیکھتے وہ سیدھا ہوا 'شکریہ کرتے گلاس پکڑا' گلاس خالی کرکے واپس اسے تھما دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"با___با_با" شیر نے باپ کو دوبارہ متوجہ کیا۔۔

اسکے منہ سے باپ کو پکارتے سن کر دعا کو خیرت ہوئی تھی' جبکہ اشعر مسکراتا اسکی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔۔

غالبا اشعر نے ہی اسے سکھایا تھا۔۔

باپ بیٹے کے لاڈ دیکھ کر وہ اندازہ کر چکی تھی کہ شیر اشعر سے کتنا اٹیچ ہے، اور اسے اچھا لگا تھا۔۔

وہ اپنے باپ کا عکس تھا، گویا خوبصورتی اس نے اپنے باپ سے چرائی تھی۔۔

"کھانا؟" دعا نے ایک لفظی پوچھا۔۔

"نہیں صرف چائے" اسے دیکھتے اشعر نے جواب دیا۔۔

دعا سر ہلاتے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

چائے پینے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف چل دیا، دعا کو وہ کافی تھکا ہوا لگا تھا، اسکے آرام کی خاطر وہ شیر کو اٹھائے لاؤنج میں ہی بیٹھی رہی کیونکہ اسے یقین تھا شیر باپ کو دیکھ کر پھر سے اسکی طرف ہمکنے لگے گا۔۔

شیر کو دودھ پلانے کے بعد وہ سلا چکی تھی، احتیاط سے اسکو اٹھاتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

دروازہ کھول کر دیکھا تو اشعر بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا۔۔

کھٹکے کی آواز پہ اس نے سر اٹھایا، دعا شیر کو اپنے بازوؤں میں لئے بیڈ کی جانب بڑھ رہی

تھی،اشعر کو ایک دفعہ پھر خیرت ہوئی تھی۔۔

شیر کو بیڈ کے وسط میں لٹانے کے بعد وہ اشعر کو دیکھے بغیر ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔۔

چینج کر کے وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھتی اپنے بالوں کی ڈھیلی چٹیا بنانے لگی۔۔

"شیر مس سونیا کے پاس سوتا ہے"شیشے میں اسکا عکس دیکھتے بات کا آغاز کیا۔۔

"مس سونیا کو چھٹی دے دی میں نے"اسکو دیکھے بغیر اپنے کام میں مصروف جواب دیا۔

"کیا انکو چھٹی چاہیئے تھی"اشعر نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

"میں نے انکو مستقل چھٹی دے دی ہے"ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھے جواب دیا۔

اشعر کو شدید خیرت ہوئی تھی،بیڈ سے اٹھتا وہ اسکی جانب آتے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔

"وہ کافی عرصے سے یہاں تھیں ایسے اچانک مجھے بتائے بغیر آپ نے انکو کیوں نکالا"وہ خیرت اور تھوڑی سی خفگی لئے پوچھ رہا تھا۔۔

دعا کھڑی ہوتی اسکی طرف مڑی۔۔

"اشعر صاحب وہ ایک انتہائی غیر ذمہ دار عورت تھیں" بازو سینے پہ لپیٹے وہ اسے حیران پہ حیران کر رہی تھی۔۔

(خیر عورت تو نہیں تھیں) وہ بس سوچ سکا تھا۔۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا اس بات کا میں جلد کوئی دوسری نینی کا بندوبست کر لوں گا تب تک آپ کو تھوڑی تکلیف کرنی پڑے گی" اسے دیکھتے وہ کہہ رہا تھا۔۔

دعا نے کچھ کہنے کو منہ کھولا پھر ارادہ بدلتے وہ سر ہلاتی بیڈ پہ سوئے ہوئے شیر کے ساتھ دراز ہو گئی۔۔

اشعر وہیں کھڑے دیکھتا رہا جب اسکی آواز آئی۔۔

"لائٹ آف کر دیں پلیز شیر جاگ جائے گا"

اپنی جگہ سے ہلتے وہ بیڈ کی طرف آیا، اپنا لیپ ٹاپ پکڑا، اور لائٹ آف کرتے صوفے کی جانب بڑھ گیا۔۔

دعا نے کن انکھیوں سے اسے صوفے کی طرف جاتے دیکھا اور سکون سے شیر کو اپنے

حصار میں لیتی آنکھیں موند گئی۔۔

اپنا کام ختم کر کے وہ صوفے سے اٹھ کر بیڈ کی جانب بڑھا، بیڈ پر دراز ہوتے اپنے پہلو میں سوئے شیر اور اسکو اپنے حصار میں لئے دعا کو دیکھا۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا، بلاشبہ وہ خوبصورت اور کم عمر تھی۔۔

(حناء آپاہوں اور ہلکے پہ ہاتھ رکھیں ناممکن) سوچتے ہوئے وہ کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے، دعا پہلے سے بھی زیادہ شیر کے قریب ہو چکی تھی اور شیر وہ تو تھا ہی اسکا گرویدہ' لیکن باپ کے آفس سے آنے کے بعد وہ اسے بھی بھول جاتا تھا، اس وقت دعا کو وہ پورا سیاسی بچہ لگتا تھا۔۔

اشعر سے اسکی ضرورت سے زیادہ بات نہیں ہوتی تھی اور اشعر تو تھا ہی کم گو، آفس

سے آنے کے بعد وہ شیر کے ساتھ مصروف ہو جاتااور اسکے سونے کے بعد دیر تک وہ آفس ورک کرتا۔۔

دعاکو شیر کاخیال رکھتے دیکھ اشعر کو خوشی اور خیر انگی دونوں ہوئی تھی لیکن اسکے باوجود وہ کسی اچھی نینی کی تلاش میں تھا،

شادی سے پہلے دعا کے خالہ اور خالو کو حناء آپا نے یقین دلا یا تھا کہ اس پر شیر کی کوئی زمے داری نہ ہو گی۔۔

مگر صورتحال مختلف تھی، یہاں تو یوں محسوس ہورہا تھا کہ وہ صرف شیر کے لئے آئی تھی،

اشعر کو تو وہ کسی کام سے ہی مخاطب کرتی تھی۔۔

لیکن وہ اس سے غافل بھی نہیں تھی۔۔

اسکے سارے کام وہ بنا اسکے کہے خود کرتی، آفس جانے سے پہلے اسکے کپڑے نکالنا، اسکی گھڑی'والٹ'پرفیوم'لیپ ٹاپ وغیرہ اسکے فریش ہونے تک وہ انکی مخصوص جگہ پر رکھ دیتی اور اسکے ٹیبل پہ آنے تک وہ ناشتہ لگا چکی ہوتی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا بن کہے ہر کام کرنا ہی اشعر کے لئے کافی تھا وہ اچھی بیویوں والی ہر ڈیوٹی سر انجام دے رہی تھی۔۔

مگر ابھی بیویوں والا رشتہ استوار نہیں کیا تھا۔۔ نا ہی اشعر نے اسکو فورس کیا تھا۔۔

آج دن سے ہی شیر دعا کو سست سا فیل ہو رہا تھا، نہ ہی وہ اسکی باتوں سے کھلا رہا تھا نہ اس نے ٹھیک سے دودھ پیا تھا۔

اشعر آج آفس سے لیٹ تھا اسکے آنے وہ سو چکا تھا۔

رات میں شیر کے دودھ پینے کے وقت وہ اٹھی تو شیر بخار میں تپ رہا تھا،

سرخ و سفید گال بخار کی شدت سے سرخ انار ہو چکے تھے۔۔

وہ کسمسا بھی نہیں رہا تھا، دعا کے تو ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے اسکے گال پہ ہاتھ رکھے وہ نرمی سے اسکا بار بار نام لے رہی تھی مگر وہ ہل بھی نہیں رہا تھا۔۔

"اشعر'اشعر جاگیں،اشعر اٹھیں پلیز۔۔بھرائی آواز میں اسے پکارتے وہ اسکا بازو جھنجوڑ چکی تھی۔۔

اشعر جس کی ابھی آنکھ لگی تھی اسکے جھنجوڑنے پر ہڑ بڑا کر اٹھا۔۔

"کیاہوا؟"نا سمجھی سے شیر کو گود میں لئے دعا سے پوچھا۔۔

"شیر کو بہت تیز بخار ہے دیکھیں یہ آنکھیں بھی نہیں کھول رہا،اس وقت فیڈر کے لئے ضرور جاگتا ہے"

رندھی ہوئی آواز میں کہتی وہ مسلسل شیر کو دیکھ رہی تھی جو اسکی گود میں بے سود پڑا تھا۔۔

اشعر بجلی سی تیزی سے اسکے قریب ہوا تھا،شیر کے گال اور ماتھے پہ ہاتھ لگایا تو گویا انگارہ تھا۔۔

"آپ شیر کو لے کر نیچے آئیں میں گاڑی نکالتا ہوں"کہتے وہ فورا باہر کی طرف چلا گیا۔۔

دعا نے شیر کو اچھے سے لپیٹا اور شال لیتے باہر کی جانب چل دی۔۔

گاڑی میں شیر کو خود سے لگائے وہ بے آواز رو رہی تھی۔۔

"ماما کے شیر پلیز آنکھیں کھولیں بیٹا، آپ تو ماما کے اچھے بیٹے ہیں ناں ماما کو تنگ نہیں کریں بیٹا" روتے ہوئے وہ اسے بلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

اسکی باتیں سن کر اشعر کی دھڑکنوں کی رفتار تیز ہوئی تھی، پہلی دفعہ اس نے اشعر کے سامنے خود کو اسکی ماں پکارا تھا۔۔

ہاتھ بڑھا کر اسکے سر کو ہولے سے تھپتھپا کر تسلی دی۔۔

ہاسپٹل پہنچتے ہی اس نے اپنے دوست کو فون کیا تھا جو اپنی نائٹ ڈیوٹی پہ تھا، گیٹ پر ہی ریسیو کرتے وہ انکو چائلڈ سپیشلسٹ کے پاس لے گیا۔۔

"موسمی بخار ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، میں سیرپ لکھ دیتی ہوں پریسکرپشن کے مطابق دیتے رہیئے گا، انشااللہ آپکا بیٹا صبح تک نارمل ہو جائے گا"

ڈاکٹر نے مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ اسکو دیکھتے حوصلہ دیا جو پھر سے رونے کی

تیاریوں میں تھی۔۔

"یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہا، کوئی ریسپونس ہی نہیں دے رہا" آنسو بھری آنکھوں سے وہ ڈاکٹر کو دیکھ رہی تھی۔۔

ڈاکٹر اسکی معصومیت پہ مسکرا دی، پاس بیٹھے اشعر کو دیکھا جو خجل سا ہوتا ڈاکٹر کو دیکھتے مسکرا دیا۔۔

"غالباً یہ آپکا پہلا بے بی ہے؟" دعا نے ڈاکٹر کی بات پہ سر ہلا دیا۔۔

"یہ ابھی بہت چھوٹا ہے اور اسکا سٹیمینا بھی لو ہے بخار کی وجہ سے ویکنیس ہو گئی ہے، بخار کم ہوتے ہی ہو آپکو ریسپونس دے گا" اسکو آرام سے سمجھاتے میڈیسن والی پرچی اشعر کی طرف بڑھائی۔۔

"جب تک بخار نہیں اترتا میں شیر کو ہاسپٹل ہی رکھوں گی" وہ اشعر کی طرف دیکھتے آہستہ آواز میں بولی۔۔

"ڈاکٹر نے کہا ہے ناں کہ وہ میڈیسن سے صبح تک ٹھیک ہو جائے گا پھر بھی اگر بخار نہ اترا تو ہم دوبارہ لے آئیں گے" اشعر نے اسکو نرمی سے سمجھایا۔۔

"اور اگر خدانخواستہ گھر جاکر زیادہ بیمار ہو گیا پھر ؟ نہیں میں شیر کے ٹھیک ہونے تک یہاں سے نہیں جاؤں گی"اٹل فیصلہ تھا۔۔

اشعر نے ڈاکٹر سے بات کرتے پرائیویٹ روم لے لیا۔۔

صبح تک واقعی اسکا بخار اتر چکا تھا، دعا نے بے ساختہ سکون کا سانس لیا، اپنے سینے سے لگاتی وہ کتنی دیر اسکو محسوس کرتی رہی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو دن تک شیر بلکل ٹھیک ہو چکا تھا، پچھلے دو دن دعا شیر سے ایک سیکنڈ کے لئے بھی جدا نہ ہوئی تھی۔۔

اشعر سے تو ماں بیٹے کی محبت ہضم ہوئے نہ ہوتی تھی۔۔

بیماری کی وجہ سے شیر مزید دعا کے ساتھ چپکا رہتا۔۔

"میرے کچھ دوستوں اور انکی مسسز نے ہمارے لئے ڈنر پلین کیا ہے، شام میں تیار

رہیے گا"آفس کی تیاری کرتے اس نے دعا کو مطلع کیا۔۔

"شیر ابھی ٹھیک ہوا ہے باہر جانے سے سردی کی وجہ سے دوبارہ بیمار نہ پڑ جائے"

آہستہ سی آواز میں وہ اسکو اپنا خدشہ سنا رہی تھی۔۔

"اشعر کو سلا کر ہم ملازمہ کو اسکے پاس چھوڑ جائیں گے،اب حامی بھر کر انکار نہیں کر سکتا"اسکی طرف مڑتے جواب دیا۔۔

"شیر کو میرے بغیر نیند نہیں آتی"انگلیاں مروڑتے وہ منمنائی تھی۔۔

"تو آپ بتائیں پھر اسکا حل"ہلکی سی خفگی لہجے میں آئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ سب کو آج گھر پہ ڈنر کے لئے انوائٹ کر دیں،شیر کی فکر بھی نہیں ہو گی اور آپکے دوست بھی ناراض نہیں ہوں گے"مسکراتے ہوئے تجویز پیش کی۔۔

اسکی بات سنتے وہ اسکی طرف بڑھا،نرمی سے اسکے شانوں کو تھاما۔۔

"آپ مجھے حیران کر رہی ہیں"گھمبیر لہجے میں بولتا وہ اسکی دھڑکنیں بڑھا چکا تھا۔۔

"م_مجھے شیر کی فکر ہے"

"یہی پوچھنا چاہتا ہوں اتنی فکر کیوں ہے"اسکی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔۔

"ماؤں کو اپنے بچوں کی فکر ہوتی ہے" آہستہ آواز میں جواب دیا۔۔شانے ہنوز اشعر کے ہاتھوں میں قید تھے۔۔

"آپ اسکی ماں ہیں؟" اسکے سوال پہ دعا نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"کیا نہیں ہوں" سوال کے جواب میں سوال داغا۔۔

اشعر اسکی بات پہ سر جھکائے مسکرایا تھا۔۔

"مجھے خوشی ہے" کہتے اسکے ماتھے پہ اپنی پہلی مہر ثبت کرتے وہ اسکو سن چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوشگوار ماحول میں ڈنر کرنے کو بعد وہ سب لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

"رئیلی بھابھی ڈنر بہت مزے کا تھا لیکن آپ نے خوامخواہ خود کو تھکایا، ہم سب آپ

کے لئے ارینج کر چکے تھے "اشعر کے ایک دوست نے کہا۔۔

"تعریف کے لئے شکریہ، میرے بیٹے کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس لئے میں نے اشعر سے کہا وہ آپ سب کو گھر انوائٹ کر لیں" مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

شیر اسکی گود میں بیٹھا اسکے ڈوپٹے سے کھیل رہا تھا۔۔

اشعر کی نظریں سارے وقت میں اس پر تھیں جو وہ باخوبی نوٹ کر رہی تھی۔۔

"آپ یقیناً بہت بڑے دل کی ہیں ورنہ آج کے زمانے میں کوئی کسی کی اولاد کو ایکسیپٹ نہیں کرتا" ایک دوست کی بیگم نے اسکو سراہا۔۔

"کسی بھی رشتے کو نبھانے کے لئے محبت 'احساس اور انسانیت کا ہونا لازم ہے، خونی اور سگے رشتوں کا لیبل نہیں" نرمی سے کہتے وہ اشعر سمیت سب کو حیران کر چکی تھی۔۔

"اور جہاں تک بات شیر کی ہے تو میں اسکی ماں ہوں اور ماں صرف ماں ہوتی ہے 'سگی، سوتیلی کی کیٹیگری میں ہم نے اسکو بانٹ دیا ہے"

"شیر کو نیند آرہی ہے پلیز ایکسکیوز می" مسکرا کر کہتے وہ شیر کو اٹھائے اوپر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

"یوآرسولکی اشعر "اشعر کے ایک دوست نے اسے کہا جسکی سب نے تائید کی تھی۔۔

"الحمدللہ "دل سے کہتے وہ مسکرایا تھا۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کو سی آف کرنے کے بعد وہ مڑ کر جانے لگی جب اشعر نے اسکا ہاتھ تھامتے اپنی طرف کھینچا۔۔

اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا ہی گئی، سر سینے سے جا کر ٹکرایا تھا۔۔اشعر اسکی بوکھلاہٹ پر مسکرایا تھا، پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکا دی۔۔

"Thank you so much Dua"

گھمبیر لہجے میں بولا۔

"میرا فرض ہے" اسکے حصار میں ساکت کھڑی وہ بولی۔۔

"پر آپ کو مس سونیا کو نہیں نکالنا چاہیئے تھا" لہجے میں شرارت سموئے وہ اسکو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔

"اسکو بھی یہی دکھ تھا" اسکا حصار توڑتی وہ ناراضگی سے بولی۔۔

اشعر نے قہقہ لگاتے حصار مزید تنگ کر دیا۔۔

"شیر کو تو اسکی ضرورت رہی نہیں آپ اپنے لئے نینی کے طور پہ رکھ لیں مس سونیا کو" سونیا پہ زور دیتے وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"رکھ تو لوں پر انکا نمبر مجھ سے کھو گیا" مصنوئی دکھ سے کہا آنکھوں میں ہنوز شرارت ناچ رہی تھی۔۔

"بہت افسوس ہوا اب آپ کو مجھے برداشت کرنا پڑے گا" اسکا حصار توڑتی وہ کمرے کی جانب چل دی۔۔

"قبول ہے" اسکے پیچھے آتے وہ دلکشی سے بولا تھا۔۔

دعا زیرِ لب مسکرا دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈیپ ریڈ ساڑھی میں ملبوس وہ اشعر کے پہلو میں کھڑی مہمانوں کو ویلکم کر رہی تھی۔۔

شیر کو باپ نے اٹھا رکھا تھا، دونوں باپ بیٹا ایک جیسے بلیک ڈنر سوٹ میں بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔

آج شیر کی پہلی سالگرہ تھی جس میں عزیز و اقارب کے اشعر کے دوست مدعو تھے۔۔

سالگرہ کا سارا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا۔۔

تینوں مل کر کیک کاٹتے وہ ایک پرفیکٹ فیملی کی تصویر پیش کر رہے تھے۔۔

تقریب کے اختتام پر اشعر کے دوستوں نے اسے دعا کے لئے کچھ سنانے کی فرمائش کی۔۔

دعا کو اپنی نظروں میں رکھتے، ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے بولنا شروع کیا۔۔

I thaught the day would never come

when i'd get another chance of love

Then i met you and found the qualities

In the companion that i'd been dreaming of

Some days the loneliness and quite

in my heart seems too difficult to bear

And i'd picture in my mind how wonderful

Life could be if only you were there

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

I was beginning to think that maybe

there was'nt a true love meant for me

Then i realized that it would happen

if only it's meant to be

Now my brokenheart of loneliness has been

mended by a love so special and true

And i am filled with peacful joy knowing

that my life will now be spent with you

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا ایک ایک لفظ دعا کو اپنے دل پہ محسوس ہوا تھا۔۔

مسلسل اسکی نظریں خود پہ محسوس کرتے وہ شرم سے لال چہرہ لئے نظریں جھکا گئی۔۔

دعا ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی اپنی جیولری اتار رہی تھی جبکہ دونوں باپ بیٹا بیڈ پہ بیٹھے

گفٹس کھول کر دیکھ رہے تھے۔۔

"بابا کے شیر کچھ مسنگ مسنگ سا ہے ناں" دعا کو دیکھتے اس نے شیر کو مخاطب کیا' شیر ہنوز تحفے الٹنے پلٹنے میں مصروف تھا۔۔

دعا نے نا سمجھی سے شیشے میں اسکا عکس دیکھا۔۔

"شیر ماما بابا کے ساتھ بور ہو چکا ہے اب اسے چھوٹی سی گڑیا چاہیئے کھیلنے کے لئے"۔۔

دعا کی طرف دیکھتے وہ شرارت سے گویا ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ائیر رنگ اتارتے دعا کا ہاتھ کانپا تھا۔۔

اشعر اپنی جگہ سے اٹھتا اسکی جانب آیا۔۔

اسکو کندھوں سے تھامتے اپنے مقابل کھڑا کرتا بولا۔۔

"میں سیریس ہوں مسز اشعر" نظریں اسکے رنگ بدلتے چہرے پر ٹکی تھیں۔۔

وہ تقریب میں پہنی ساڑھی میں ہی ملبوس تھی۔۔

اشعر کو آج سے پہلے سرخ رنگ کبھی نہ اتنا بھایا تھا۔۔

"میں شیر کی کوئی بات نہیں ٹالتی" نظریں جھکائے شرمگیں مسکراہٹ سے بولی۔۔

اشعر کی مسکراہٹ گہری ہوئی، خود سے قریب کرتا، اسکو سینے سے لگا چکا تھا۔۔۔

موسم کافی خوشگوار تھا۔۔خود کو بڑی سی شال میں لپیٹے وہ لان میں اشعر کے قدم سے قدم ملا کر چل رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل بھی موسم کی طرح خوشگوار اور ہلکے تھے۔۔

دو سالہ شیر تھوڑے فاصلے پہ پڑے جھولے میں بیٹھا بلاکس کے ساتھ مصروف تھا۔۔

گاہے بگاہے وہ اس پر بھی نظر ڈال رہی تھی۔۔

واک کرتے اشعر اسکے سامنے آ کر رک گیا' دعا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔

بھرا بھرا سا سراپا اور چہرے پہ ممتا کا نور سجائے وہ اشعر کو خوبصورت ترین لگی تھی۔۔

اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے وہ گویا ہوا۔۔

"تم بہت قیمتی ہو دعا" محبت سے بولا۔۔

"اچھا؟ وہ کیسے ؟" مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

"حضرت علی (رضی اللہ تعالی عنہ) فرماتے ہیں :

جس انسان میں جتنا زیادہ احساس ہو وہ اتنا ہی زیادہ قیمتی ہے،اور تم تو احساس اور محبت سے گوندھی لڑکی ہو۔۔

مجھے 'میرے بیٹے کو'اس گھر کو مکمل کرنے اور ہمیں اتنا پیارا تحفہ دینے کا شکریہ "۔۔

وہ اپنے لفظوں سے اسکو معتبر کر رہا تھا۔۔

دعا نے مسکراتے اسکے سینے کے ساتھ سر ٹکا دیا۔۔۔

___ختم شد___

****

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

)انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین